السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ایک شخص مسمی محمد عباس کے بارے میں اس نے اپنی منکوحہ عائشہ صدیقہ کو قبل از رخصتی نوٹس طلاق ثلاثہ (طلاق + طلاق + طلاق) بطرف چیئرمین ثالثی کونسل پتوکی بھیج دیا۔ عائشہ صدیقہ جس طرح نکاح سے پہلے اپنے والدین کے ہاں رہتی تھی۔ بعد ازاں طلاق بھی اپنے والدین کے گھر رہی۔ طلاق کے چودہ ماہ بعد فریقین صلح پر آمادہ ہوگئے۔ کیا عائشہ صدیقہ تجدید نکاح سے محمد عباس کے گھر آباد ہو سکتی ہے؟ (سائل: حافظ محمد صدیق اقبال ٹاؤن ملتان روڈ پتوکی ضلع قصور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں ایک بائن طلاق بینونہ صغریٰ واقع ہوئی ہے کہ قبل از رخصتی ہوتی ہے اور قبل از رخصتی طلاق کی بعد مطلقہ پر کوئی عدت نہیں ہوتی چنانچہ فرمایا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا...٤٩ ۝ الأحزاب

ہاں اب جدید نکاح شرعاً درست ہے۔ السید محمد سابق المصری ارقام فرماتے ہیں:

(وللزوج أن یعید المطلقة طلاقا بائنا بینونة صغریٰ إلی عصمته بعقد ومهر جدیدین، دون أن تتزوج زوجا آخر،) (فقه السنة ج ۲ ص ۲۳۷)

کہ طلاق دینے والے شوہر کو اپنی مطلقہ بائنہ صغریٰ بیوی کو نئے نکاح اور نئے مہر کے ساتھ دوبارہ آباد کر لینے کا شرعاً حق ہے۔ پہلے اس کے وہ مطلقہ بائنہ بی بی کسی اور شخص سے نکاح کرے، یعنی حلالہ کی بھی ضرورت نہیں۔ پس صورت مسئولہ میں بغیر حلالہ کے نئے سرے نکاح شرعاً جائز ہے۔ اور یہ نکاح بلاشبہ صحیح اور شرعی نکاح ہوگا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص725

محدث فتویٰ